بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نعت خواں اور نقیب و خطیب حضرات کے لئے
انمول تحفہ
ذوقِ سخن
مجموعۂ کلامِ رفعتؔ
کاوش
ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ

شرفِ انتساب

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و جملہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

حسان الہند، امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

و جملہ علماء و شعراء اہلسنت

اور اپنے والد مشفق

حاجی محمد مطیع الرحمٰن مرحوم

کے نام

العبد ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ برکاتی غفرلہٗ

اپنی بات

اللہ وحدہ لاشریک جلّ جلالہٗ کا بے پناہ فضل و کرم اور شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ حقیر ذرۂ ناچیز کو شاعری کے فن سے سرفراز فرمایا۔ سلطانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح خوانی حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی امتیازی پہچان رہی ہے۔ اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا بھی محبوب مشغلہ رہا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی خوش نصیب ہیں جن کو اس فن کے ذریعہ سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کا شرف ملتا رہا ہے اور تا قیامت ملتا رہے گا۔ انہیں شعراء کرام کی خاکِ قدم کے صدقے گاہے بگاہے احقر "رفعتؔ برکاتی" نے بھی جو مدح و ثنائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اسے احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک عجیب کیفیت و مسرت محسوس کر رہا ہے۔ امید ہے کہ پسند بھی کیا جائے گا اور ساتھ ہی دعاؤں سے بھی سرفراز کیا جائے گا۔ اور جو فنی و شرعی لغزش و کمی رہ گئی ہوگی اس کی نشاندہی اہل فن حضرات نیک نیتی کے ساتھ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ احقر کی اِس کاوش کو شرف مقبولیت عطا فرمائے۔

العبد ابو عذرا **رفعتؔ برکاتی** غفرلہٗ

کرم بانٹتا ہے وہ میرا خدا ہے
جو غم ٹالتا ہے وہ میرا خدا ہے

عطا پہ عطا کر کے مخلوق کا جو
بھلا چاہتا ہے وہ میرا خدا ہے

مریضِ زمانہ شب و روز جس سے
شفا مانگتا ہے وہ میرا خدا ہے

نہاں خانۂ دل میں ہے بھید کیا کیا
" جو سب جانتا ہے وہ میرا خدا ہے "

رہِ دہر میں ہر پھسلتے ہوؤں کو
وہی تھامتا ہے وہ میرا خدا ہے

وَلَا نَوْم سے ہو رہا ہے یہ ظاہر
سدا جاگتا ہے وہ میرا خدا ہے

گناہوں میں رفعتؔ میں ڈوبا ہوں پھر بھی
مجھے پالتا ہے وہ میرا خدا ہے

نعت لکھنا ہے اگر تو باوضو ہو جایئے

دیدِ سروَر کی سراپا جستجو ہو جایئے
دیکھتے ہی دیکھتے پھر سرخرو ہو جایئے

عشق سرکار دو عالم کا تقاضہ ہے یہی
ہر عدوئے سروَر دیں کے عدو ہو جایئے

جب قلم قرطاس پکڑا عشق نے یہ دی صدا
"نعت لکھنا ہے اگر تو باوضو ہو جایئے"

مَل کے اپنے رخ پہ خاکِ راہِ شہرِ مصطفی
اے غلامِ مصطفی یوں خوبرو ہو جایئے

ہو گیا حاصل سمجھئے زندگی کا ماحصل
روضۂ سرکار کے جب روبرو ہو جایئے

شاعری کرنا تو رفعتؔ خوش نصیبی ہے مگر
چاہیئے شہرت اگر تو خوش گلو ہو جایئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کبھی بے خبر نہیں ہوتے

یہ بخت خفتہ ہمارے اگر نہیں ہوتے
نبی کے شہر میں ہوتے ادھر نہیں ہوتے

ذرا یہ سوچئے دنیا کا حال کیا ہوتا ؟
اگر حضور یہاں جلوہ گر نہیں ہوتے

انہیں جو صدقۂ روئے نبی نہیں ملتا
تو آب و تاب میں شمس و قمر نہیں ہوتے

لٹیرے میرا بھی ایمان لوٹ لیتے گر
نبی کے لطف و کرم ہم سفر نہیں ہوتے

ہمارے حال سے واقف ہیں ہر گھڑی ہر دم
حضور ہم سے کبھی بے خبر نہیں ہوتے

یہ واعظین اگر با عمل بھی ہو جاتے
تو ان کے وعظ کبھی بے اثر نہیں ہوتے

نہ ملتا دامنِ سلطانِ دوجہاں تو پھر
بلالِ حبش بھی رشکِ قمر نہیں ہوتے

کسی بھی کام کا ہوتا نہیں کبھی رفعتؔ
کرم جو آپ کے خیر البشر نہیں ہوتے

غوث کا مُرغا شریف

عشقِ احمد میں لکھا جب نعت کا مصرع شریف
سامنے پایا جھلکتا گنبدِ خضریٰ شریف

خدمتِ سرکار کا مجھ کو اگر ملتا شرف
باندھتا میں آپ کی نعلین کا تسمہ شریف

ہم نے کلمہ پڑھ لیا تو کیا عجب ہے دوستو
بے زباں کنکر پڑھا ہے آپ کا کلمہ شریف

ہے نزولِ خیر و برکت رنج و غم سب دور ہیں
گھر میں آیا جب سے نعلِ پاک کا نقشہ شریف

دیوبندی ہے کہ سِنّی یہ پرکھنے کے لئے
ہے رضاؔ کا نام یارو اک عجب نسخہ شریف

ہو مبارک کالا کوّا نجدیوں کو نجد کا
سنیوں کو چاہیئے بس غوث کا مرغا شریف

ایک ایسا دن بھی آئے یا الٰہی زیست میں
روبروئے چشمِ رفعتؔ ہو حسیں روضہ شریف

مختارِ دو عالم ﷺ کی یوں نعت لکھی جائے

یوں عشقِ رسالت کی برکات لکھی جائے
گزری ہے جو یادوں میں لمحات لکھی جائے

طیبہ کی حسیں دلکش پر کیف فضاؤں کی
میرے بھی مقدر میں اک رات لکھی جائے

یہ سوچ کے بیٹھا ہوں میں نعت لکھوں لیکن
ہے عقل تحیر میں کیا بات لکھی جائے

کہدو یہ مؤرخ سے تاریخ کے پنّوں پر
اصحابِ نبی کی ہر خدمات لکھی جائے

محبوبِ خدا کے اک ادنیٰ سے اشارے پر
بگڑے ہوئے بنتے ہیں حالات لکھی جائے

سلطانِ مدینہ کے اوصافِ مقدس کو
جب نور کی ہوتی ہو برسات لکھی جائے

عشاق مچل جائے اشعار کو سنتے ہی
"مختارِ دوعالم کی یوں نعت لکھی جائے"

وارث ہیں غلاموں کے واقف ہیں زمانے سے
لازم تو نہیں ہر اک حاجات لکھی جائے

توہین جو کرتے ہیں سلطانِ دو عالم کی
اُن دیو کے بندوں کی اوقات لکھی جائے

ملتی ہی نہیں رفعتؔ تمثیلِ شہہِ بطحا
ہیں بعدِ خدا برتر وہ ذات لکھی جائے

امانت

ہمیں سمجھا نہیں ہے جو یہی اس کی جہالت ہے
صداقت یا شرافت سب ہماری ہی وراثت ہے

قسم اللہ کی تاریخ کے اوراق ہیں شاہد
مسلماں نام ہی رفعتؔ امانت کی ضمانت ہے

ختم ہو گیا ہے انتظار آ گئے حضور آ گئے

ہر طرف مچی ہے یہ پکار آگئے حضور آگئے
بن کے دوجہاں کے تاجدار آگئے حضور آگئے

بارویں کی رات آگئ، مصطفی کی بات آگئ
دل کو آ ہی جائے گا قرار آگئے حضور آگئے

ماہ نور کی فضاؤں پر، مصطفی کی ہر اداؤں پر
جان و دل کریں گے ہم نثار آگئے حضور آگئے

دیوبندیت ہے سوگ میں، بغض مصطفی کے روگ میں
سُن کے چڑھ گیا انہیں بخار آگئے حضور آگئے

کہہ دیا ہے عاشقین میں، بزم ذکرِ شاہِ دین میں
آپ بھی کہو نا بار بار آگئے حضور آگئے

بے کسوں سے بول دیجیۓ، بے بسوں سے بول دیجیۓ
"ختم ہو گیا ہے انتظار آگئے حضور آگئے"

ہر طرف ہے بارش کرم، دور ہیں گئے ہیں رنج و غم
بالیقیں ہے آمدِ بہار آگئے حضور آگئے

سب ہیں خوش مگر یقین ہے، ایک ایسا بھی لعین ہے
جو کہ رو رہا ہے زار زار آگئے حضور آگئے

عرض گو ہے رفعتؔ حزیں، آپ سے غلامِ شاہِ دیں
ان کے ذکر میں یہ شب گزار آگئے حضور آگئے
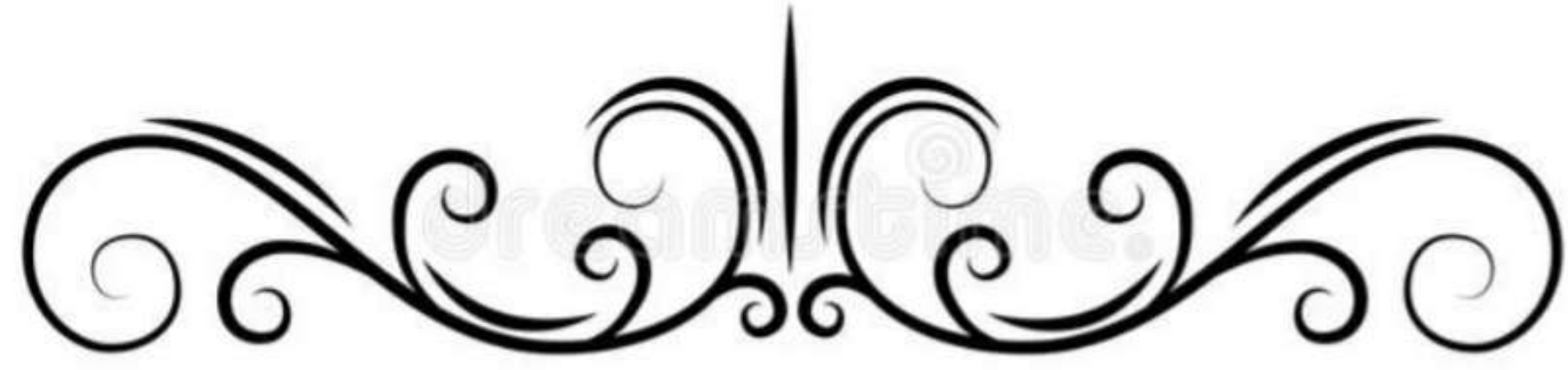
انفرادی کمال رکھتے ہیں

انفرادی کمال رکھتے ہیں
آپ اپنی مثال رکھتے ہیں
ہم مسلماں ہیں ہر امانت کا
خود سے زیادہ خیال رکھتے ہیں

دیپ خوشیوں کے جلائیں آمدِ سرکار ہے

دیپ خوشیوں کے جلائیں آمدِ سرکار ہے
راہ میں ہم دل بچھائیں آمدِ سرکار ہے

اب گلے شکوے مٹائیں آمدِ سرکار ہے
سب کو سینے سے لگائیں آمدِ سرکار ہے

ذکرِ سرکارِ مدینہ کرکے ہم اے سُنّیو!
بختِ خفتہ کو جگائیں آمدِ سرکار ہے

عاشقانِ مصطفیٰ فرطِ مسرت میں چلو
ہر گلی ہر گھر سجائیں آمدِ سرکار ہے

دوستو! اس بار گھی کے ہر دیئے ساتھ ہی
جلنے والوں کو جلائیں آمدِ سرکار ہے

کانپ جائے اہل باطل آؤ مل کر ہم سبھی
زور سے نعرہ لگائیں آمدِ سرکار ہے

معترض میلادِ سرور کے ہیں جو بھی سنیو!
ان کو ہم کیوں منہ لگائیں آمدِ سرکار ہے

آمدِ سرکار سے جن کو ہو غم وہ غم کریں
اہل سنت مسکرائیں آمدِ سرکار ہے

وہ ہمارے ہم ہیں ان کے پھر بھلا یہ بولئے
"کیوں نہ ہم خوشیاں منائیں آمدِ سرکار ہے"

جشنِ میلادالنبی کے دلنشیں جلسے جلوس
دل میں آنکھوں میں بسائیں آمدِ سرکار ہے

پوچھتے ہیں آج کے جشنِ چراغاں کی وجہ
ان سے کہہ دو جان جائیں آمدِ سرکار ہے

ان کی مدحت کے ترانے آؤ رفعتؔ جھوم کر
بزمِ الفت میں سُنائیں آمدِ سرکار ہے

زہے قسمت مِرے ہاتھوں میں ہے سرکار کا دامن

کروں کیسے تِری مدحت مِرے سرکار کا دامن
بلندی پر کہاں اتنی مِرے افکار کا دامن

چلا آیا وہ فوراً دامنِ اسلام میں دل سے
ہوا سایہ فگن جس پر بھی ان کے پیار کا دامن

مجھے نارِ جہاں نارِ جہنم چھُو نہیں سکتی
کہ میرے ہاتھ میں ہے سیّدِ ابرار کا دامن

مقدس گیسوئے سرکار آجاتے ہیں عارض پر
ہوائیں چومتی ہیں جب رخِ انوار کا دامن

بھلا کیوں گردشِ ایّام کا خطرہ رہے مجھ کو؟
"زہے قسمت مِرے ہاتھوں میں ہے سرکار کا دامن"

قدم چوما ہے اس کا کامیابی نے ہی خود بڑھ کر
نہیں رکھتے جو ہاتھوں میں کسی بے کار کا دامن

یہ دیکھو دامنِ سرکار کے سائے تلے رفعتؔ
مسرت میں مچلتا ہے مِرے اشعار کا دامن

اے غلامانِ ازہری آؤ

چاند تاروں کی دلکشی آؤ
کرنی ہے مدحت نبی آؤ

روضہء پاک پر تصوّر میں
ہم بھی دیتے ہیں حاضری آؤ

اب صلوٰۃ و سَلام پڑھتے ہیں
با ادب آؤ آپ بھی آؤ

شاہ اختؔر رضا کا چرچا ہے
اے غلامانِ ازہؔری آؤ

نور ونکہت کی تیز بارش میں
کتنی پر کیف ہے گھڑی آؤ

محفل سرکاردوعالم میں
بادب اے صبا چلی آؤ

عشق سَرورَ میں ڈوب کر رفعتؔ
مِل کے کرتے ہیں شاعِری آؤ

استغاثہ در دربارِ رسالت مآب ﷺ

رات دلکش ہے آج کی آؤ
خوابؔ میں آپ یا نبی آؤ

سَب نے مشکل میں ہم کو چھوڑا ہے
المدد اب تو آپ ہی آؤ

کشتیٔ زیست ہے تلاطم میں
بہرِ امدادِ اُمّتی آؤ

ہندؔ میں آپ کے غلُاموں پر
کیسی آئی ہے بے بسی آؤ

لمحہ لمحَہ پہاڑ سَا ہے اب
آپ سرکار ابھی ابھی آؤ

کیرلا پر ہے قہرِ آب آیا
زیرِ مشکل ہے زندگی آؤ

مسکرانا تو خواب ہے آقا
غَم کے دلدلؔ میں ہے خوشی آؤ

عرض کرتا ہے با ادب رفعتؔ
چشمِ نم بھی ہے کہہ رہی آؤ

عشق ہونے دے باوضو ہم کو

عشق ہونے دے با وضو ہم کو
تم سے کرنی ہے گفتگو ہم کو

کتنی تسکین دے رہی ہے اب
باغِ طیبہ کی آرزو ہم کو

حسنِ اخلاق کا ملا ثمرہ
پیار دینے لگے عدو ہم کو

جلد ہی دیکھنا جہاں والو!
"نعت کردے گی خوبرو ہم کو"

اب بنا دو اے قادرِ مطلق
نعت گوئی میں خوش گلو ہم کو

آرزو ہے یہ نعت پڑھنے کی
ان کے روضہ کے روبرو ہم کو

لے کے جائے گی دیکھنا رفعتؔ
شہرِ طیبہ یہ جستجو ہم کو

مدینے کی گلیاں

گُزر گاہِ سرور مدینے کی گلیاں
ہے بہتر سے بہتر مدینے کی گلیاں

اِدھر سے ہی گزرے ہیں آقا ہمارے
ہے بو سے معطر مدینے کی گلیاں

یقیناً ہے رشکِ قمر رشکِ انجم
تمہارا مقدر مدینے کی گلیاں

بڑی حسرتوں سے مگر دیکھتے ہیں
تمہیں ماہ و اختر مدینے کی گلیاں

چلوں گا مَیں آنکھوں کے بل دیکھ لینا
مگر ہاں سنبھل کر مدینے کی گلیاں

مقدر سے جانا ہوا جب بھی رِفعتؔ
مَیں دیکھوں گا دن بھر مدینے کی گلیاں

فیضانِ کلکِ رضا ہے ضروری

یہ سب جانتے ہیں کہ کیا ہے ضروری
حبیبِ خدا سے وفا ہے ضروری

مجھے بھی تو ایسا لگا ہے ضروری
کہ فیضانِ کلکِ رضا ہے ضروری

مریضِ وفا کی دوا ہے ضروری
مگر عاشقی کا مزا ہے ضروری

مِرے قلبِ نازک کو اے ہمسفیرو!
مدینے کی آب و ہوا ہے ضروری

ہے اَلْحُبُّ لِلّٰہ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہ
یہی تو ہمیشہ رہا ہے ضروری

مَریضِ وفائے شہِ دیں کی خاطر
مدینے کی خاکِ شفا ہے ضروری

ملے مجھ کو "طرزِ سخن" کی بہاریں
مگر پہلے فضلِ خدا ہے ضروری

سُنو اے ہواؤ نہ رِفعتؔ کو چھیڑو
یہ اب کام کرنے چلا ہے ضروری

قصیدہ جَب سُناتے ہیں نبی کے آستانے پر
دِوانے جھوم جَاتے ہیں نبی کے آستانے پر

دِوانے جَب بھی جَاتے ہیں نبی کے آستانے پر
مقدر جگ مگاتے ہیں نبی کے آستانے پر

خدا کے حکم سے عَرشِ بریں سے اے جہاں والو !
فرشتے روز آتے ہیں نبی کے آستانے پر

سنو "مَنۡ زَارَ قَبۡرِی" کے حَسیں پیغام کے صَدقے
شفاعت بھی تو پاتے ہیں نبی کے آستانے پر

جھماجھم رحمت و انوار کی برسَاتۓ میں یارو!
دل و جاں بھیگ جَاتے ہیں نبی کے آستانے پر

امام اہلِ سنت کو نبی کی دید ہوتی ہے
جو حالِ دل سناتے ہیں نبی کے آستانے پر

خُدا کا قہر ہی کہیۓ کہ روز و شَب مدینے میں
وہابی دُم ہلاتے ہیں نبی کے آستانے پر

نظارہ کس قدر پُرکیف ہوگا جب عقیدت سے
ستارے جِھلملاتے ہیں نبی کے آستانے پر

یقیناً لنڈن و پیرس کی ساری رونقیں یک دم
قسم سے بھول جاتے ہیں نبی کے آستانے پر

مِری وارفتگی، وابستگی کو دیکھ کر کریارو!
فَرِشتے مُسکراتے ہیں نبی کے آستانے پر

الٰہی! فیصلہ فرما، وہابی آج کل اکثر
ہمارا دل دُکھاتے ہیں نبی کے آستانے پر

لکھے ہیں نعت جو میں نے اُسے رِفعتؔ مدینے میں
چلو چل کر سناتے ہیں نبی کے آستانے پر

زمانے میں جدا سب سے وہی ہر بار ہوتے ہیں
انہیں کے دم سے ہی باغ و چمن گلزار ہوتے ہیں

زمیں کا کوئی بھی خطہ ہو لیکن میرا دعویٰ ہے
غلامِ مصطفیٰ ہر جا امانت دار ہوتے ہیں

چمکا جو کربلا میں امامت کا آئینہ

وصف و ثنائے آقا عبادت کا آئینہ
لو میں بھی آج لایا ہوں مدحت کا آئینہ

دیکھے گا وہ نکھرتا ہی اپنے وجود کو
جِس کو خدا نوازا ہے عزّت کا آئینہ

آسیب ، سحر ، جادو مکمل فرار ہے
گھر میں رکھا ہے جَب سے تلاوت کا آئینہ

رطب اللسان ہیں سب محمد کی شان میں
سب کی چمکنے والا ہے قسمت کا آئینہ

مبہوت ، شرمسار ہوئی ہے یزیدیت
"چمکا جو کربلا میں امامت کا آئینہ"

خیبر میں دیکھنے کو تو ملتا ہے آج بھی
مولیٰ علی تمھاری بھی قوت کا آئینہ

سرکار! حاجیوں کے توسُّل سے ہی سہی
غربت زدہ کو دے دو زیارت کا آئینہ

اشعار سے سجا کر ہے خدمت میں پیش اب
کیسا لگا بتائیں یہ رفعت کا آئینہ

طیبہ دیکھنے نکلے

وہ دیکھو عالمِ فرحت میں کیسا دیکھنے نکلے
بڑے خوش بخت ہیں وہ سب جو طیبہ دیکھنے نکلے

کئے ارکانِ حج پورے نبی کی یاد میں سارے
فراغت ہو گئی آقا کا روضہ دیکھنے نکلے

مٹانے بھوک کی شدّت ابوبکر و عمَر دیکھو
جنابِ سرورِ عالم کا چہرہ دیکھنے نکلے

زمانہ آج بھی ششدر ہے دیکھو سرورِ دیں خود
نہ پھینکی آج کوڑا کیوں ضعیفہ دیکھنے نکلے

کہا جب زور سے رفعتؔ اغثنی یارسول اللہ
فرشتے بھی مرا پُر درد لہجہ دیکھنے نکلے

آپ ﷺ سا کوئی نہیں

کیَا بتاؤں آپ کیَا ہو آپ سا کوئی نہیں
سرور ہر دوسرا ہو آپ سا کوئی نہیں

کوئی کیسے آپ سا ہو آپ سا کوئی نہیں
آپؐ محبُوبِ خُدا ہو آپ سا کوئی نہیں

جن کی مدحَت میں کلام اللہ ہے رطب اللساں
مجتبٰی ہو مُصطفی ہو آپ سا کوئی نہیں

آپ کی توصیف آقا جس قدر بھی ہو بیاں
آپ اس سے بھی سوا ہو آپ سا کوئی نہیں

وہ زمانۓ میں سخی ہے جس نے پایا آپ سے
مصدر جود و سخا ہو آپ سا کوئی نہیں

لکھ سکے رفعتؔ بھلا کیا ہاں مگر المختصر
ابتدا ہو انتہا ہو آپ سا کوئی نہیں

آپ ﷺ چاہیں تو کیا نہیں ہو گا

زیست میں کچھ مزہ نہیں ہوگا
دل جو ان پر فدا نہیں ہوگا

اس پہ شاہد ہے آیتِ قرآں
" آپ چاہیں تو کیا نہیں ہوگا"

منکرِ عظمتِ نبی ہرگز
عاشقِ مصطفیٰ نہیں ہوگا

تارکِ سنتِ نبی تیرا
گلشنِ دل ہرا نہیں ہوگا

جس کو ہے بغض سرورِ دیں سے
اس پہ فضلِ خدا نہیں ہوگا

نعت گوئی میں بالیقیں رفعتؔ
کوئی مثلِ رضاؔ نہیں ہوگا

نعتِ پاک سرورِ دوعالم ﷺ

ہم زندگی کو اپنی کچھ یوں بسر کریں گے
آقا کی نعت خوانی آٹھوں پہر کریں گے

اے چاند تو ہے میرے محبوب کا کھلونا
جھکنا ادھر ہی آقا انگلی جدھر کریں گے

اے زائرینِ طیبہ ہم ہیں غریب تو کیا
ان کا کرم جو ہوگا ہم بھی سفر کریں گے

بی آمنہ یہ تیرا نورِ نظر تو اک دن
سورج کو پھیر دیں گے ٹکڑے قمر کریں گے

باغ و بہار طیبہ دیکھیں گے ہم بھی یارو!
لطف و کرم جو ہم پر خیر البشر کریں گے

اب راہ کو سجا دو قلب و جگر بچھا دو
ناجانے کس گلی سے آقا گزر کریں گے

ان دیوبندیوں پر لعنت ہے تا قیامت
پھر کیوں نہ دشمنِ دیں یوں در بدر کریں گے

احباب آپ آنا نعت نبی سنانا
ذکرِ نبی کی محفل ہم اپنے گھر کریں گے

وہ غیب داں ہیں ان کو احوالِ عاشقاں کی
ہر دم خبر ہے رفعتؔ ہم کیا خبر کریں گے

کوئی سنے گا تو کیا کہے گا؟

گناہ گاری پہ سر فروشی؟ کوئی سنے گا تو کیا کہے گا
سمجھ بھی رکھ کر شراب نوشی؟ کوئی سنے گا تو کیا کہے گا

نبی جو کہہ دیں تو بولے کنکر، انہیں کی وصف و ثنا کو سُن کر
بتاؤ چھائی ہے کیوں خموشی؟ کوئی سنے گا تو کیا کہے گا

عشق کا اظہار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق و عرفاں کا حسیں مینار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
راہِ جنّت کر دیا ہموار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شدّتِ تکلیف سے فوراً افاقہ ہو گیا
پڑھ لیا ہے جب کبھی بیمار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگ پاگل ہیں اسے پاگل سمجھتے ہیں کہ جو
گنگناتے ہیں سرِ بازار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت لکھنا نعت پڑھنا مشغلہ کر لیجئے
بالیقیں ہے عشق کا اظہار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باادب رفعتؔ نے جو اشعار کاغذ پر لکھا
ہو گئے دیکھو سبھی اشعار نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کی چاہت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ پہ غربت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر بھی حسرت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبل مرنے کے دیکھ لوں طیبہ
دل میں عجلت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی ذات پاک تو بے شک
جانِ رحمت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذنِ طیبہ اسے عطا ہو جو
محوِ مدحت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناز ہے اس لئے کہ طیبہ سے
مجھ کو نسبت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام سے آپ کے مِرے گھر میں
خوب برکت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں آپ کو سناؤں خود
دل کی چاہت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی چشمِ لطف کا طالب
قلبِ رفعتؔ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے قسمت جو مل جائے

بڑے دلکش بڑے پیارے معطّر ہیں حسیں گیسو
مقدس آپ کے ہیں اے شفیع المذنبیں گیسو

مِرے فکر و تخیل کی رسائی سے بھی بالا ہے
حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ کے سرمگیں گیسو

قلم حیرت زدہ ہے کیا لکھوں کیسے لکھوں تم کو
تمھاری تو کہیں تمثیل ملتی ہی نہیں گیسو

لگے جیسے کہ بدلی سے سنہرا چاند جھانکے ہے
ہواؤں سے جو آجاتے ہیں بالائے جبیں گیسو

فرشتے آسمانِ ہفت سے دیکھا کرے نہ کیوں؟
"مِرے سرکار کے بے حد ہیں دلکش دلنشیں گیسو"

مؤدب چوم کر بے شک نگاہیں جھوم جاتی ہیں
جہاں بھی دیکھ لیتے ہیں نبی کے عاشقیں گیسو

مِرا بھی نام ہے سمجھوں گا رفعتؔ بخت والوں میں
زہے قسمت! جو مل جائے زیارت کو کہیں گیسو

چاند دیکھو نہ چاندنی دیکھو
باغ طیبہ کی تازگی دیکھو

ایک چشمِ عطا کا طالب ہوں
میری جانب بھی یا نبی دیکھو

حُسنِ گلشن کو دیکھنے والو
سبز گنبد کی دلکشی دیکھو

نامِ احمد رضا کے نعرے سے
دیوبندی میں کھلبلی دیکھو

عاشقو! باادب چلے آؤ
محفلِ ذکر ہے سجی دیکھو

نعت پڑھتا ہوں مسکراتا ہوں
کوئی میری یہ بے خودی دیکھو

کتنے آئے گئے مدینے میں
میری کب ہوگی حاضری دیکھو

پڑھ کے رفعتؔ حدائقِ بخشش
میں نے کی ہے یہ شاعری دیکھو

مدینے کی خاکِ شفا دیجئے نا

شہا جامِ وحدت پلا دیجیئے نا
مِرے چشم و دل کو ضیا دیجیئے نا

جو محبوب رب کو بھی ہو آپ کو بھی
مجھے ایسے حسن و ادا دیجیئے نا

مدینے بلا کر مجھے میرے آقا
وہیں نوکری پر لگا دیجیئے نا

عطا کر کے آقا مجھے اذنِ طیبہ
مِرے دل کی کلیاں کھلا دیجیئے نا

تمنا ہے آقا رخِ والضحیٰ کو
کبھی خواب میں ہی دکھا دیجیئے نا

نہیں ہے افاقہ مجھے اے طبیبو!
مدینے کی خاکِ شفا دیجیئے نا

یہ رفعتؔ کے اشعار مقبول کر کے
شہا حوصلہ کچھ بڑھا دیجیئے نا

میرا نصیب چمک رہا ہے
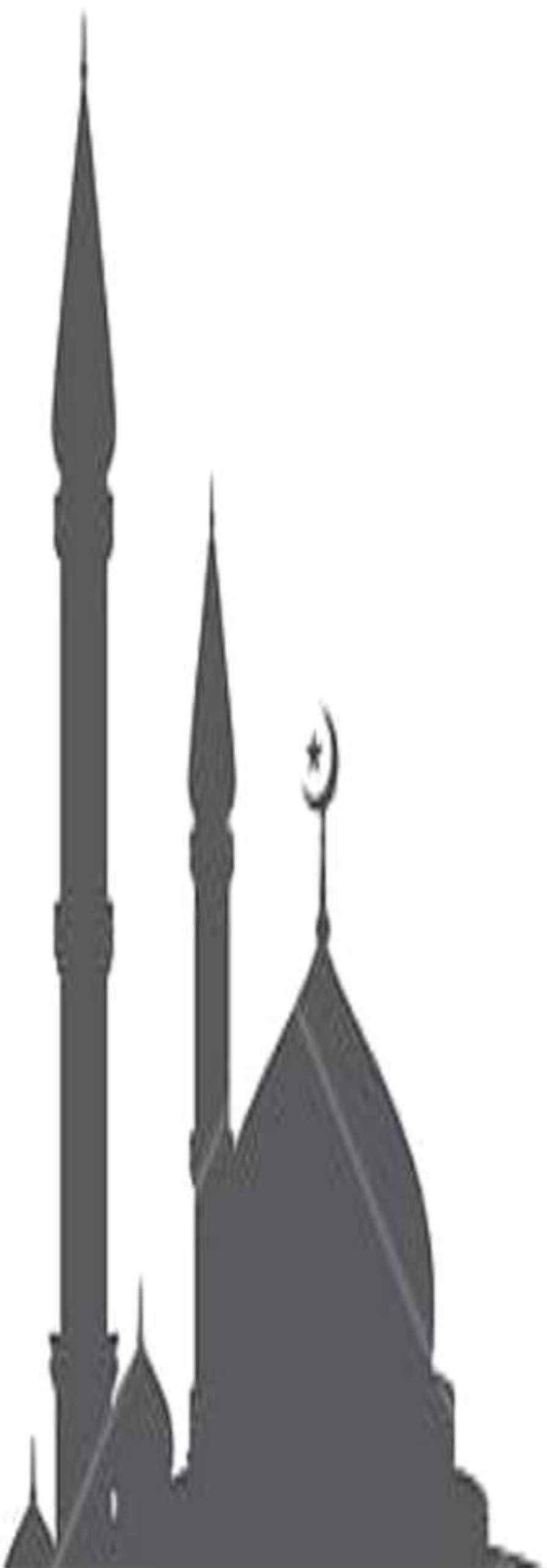
نصیب میرا چمک رہا ہے
کہ جامِ الفت چھلک رہا ہے

شرابِ عشقِ نبی کو پی کر
کہاں کوئی بھی بہک رہا ہے

یہیں سے مانگو مراد اپنی
بھلا یہاں کیوں جھجھک رہا ہے

جہان سارا نبی کے صدقے
چمک رہا ہے دمک رہا ہے

رسولِ اعظم بشر ہیں تجھ سا
یہ کیا وہابی تو بَک رہا ہے

جدھر بھی جاؤ جدھر بھی دیکھو
رضا کا سکّہ کھنک رہا ہے

خیالِ شہرِ نبی سے رفعتؔ
مِرا تخیل مہک رہا ہے

یارسول اللہ ﷺ جب ہم نے پکارا
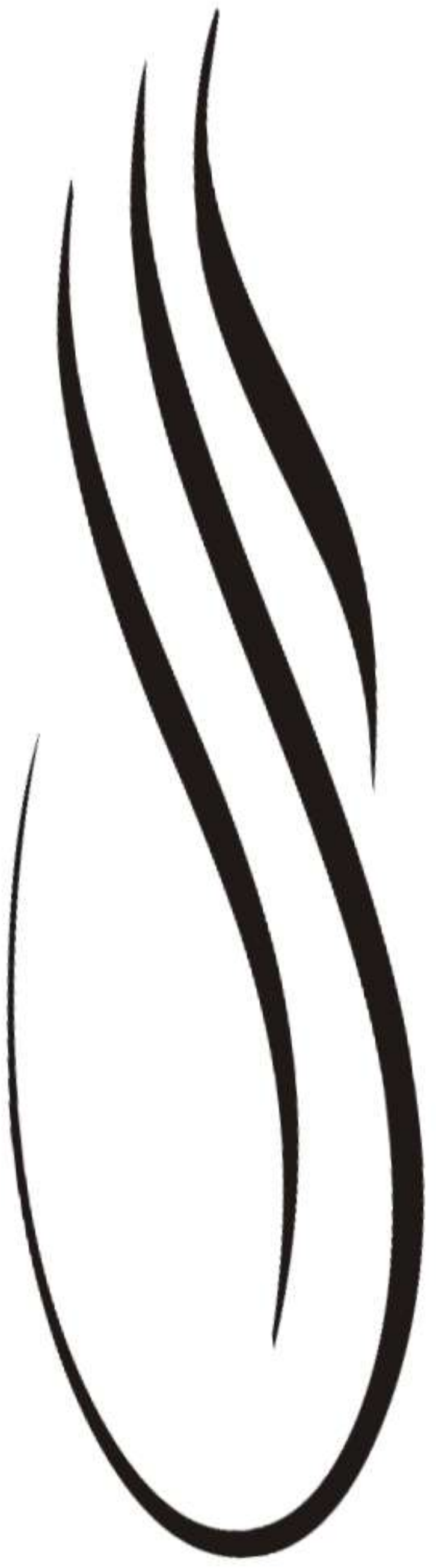
عاشقِ صادق کے جینے کا سہارا ہوگیا
جب تصوُّر میں مدینے کا نظارہ ہو گیا

"یارسول اللہ انظر حالنا" کے وِرد سے
مشکلوں کے درمیاں بھی کام سارا ہو گیا

آگیا سورج پلٹ کر چاند دو ٹکڑے ہوا
سرورِ کونین کا جس دم اشارہ ہو گیا

مصطفٰے صلِّ علیٰ کی شان میں بے باکیاں
دیو کی بندی تمہیں کیسے گوارا ہو گیا

لامحالہ غیر ممکن، سخت مشکل کام بھی
یارسول اللہ جب ہم نے پکارا ہوگیا

بے سہارا چھوڑ دے دنیا اگرچہ غم نہیں
مجھ کو حاصل شاہِ بطحا کا سہارا ہوگیا

ہو گیا پیاروں کا پیارا وہ ہے نازش پیار کا
جو مِرے پیارے نبی کے در کا پیارا ہو گیا

شہرِ مکّہ شہرِ طیبہ کے مناظر دیکھ کر
یوں لگے خلد رفعتؔ آشکارا ہو گیا

رشحاتِ قلم

ابوعذرا محمد نعیم الدین رِفعتؔ

المعروف : رفعتؔ برکاتی

خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محبِّ مصطفیٰ صلِّ علیٰ صدیقِ اکبر ہیں
معظم سب سے بعد الانبیاء صدیقِ اکبر ہیں

نچھاور مصطفیٰ پہ جس نے اپنا کر دیا سب کچھ
وہی تو عاشقِ خیرالوریٰ صدیقِ اکبر ہیں

تسلسل آپ سے ملتا ہے ان جملہ سلاسل کا
امام الاولیاء و الاصفیاء صدیقِ اکبر ہیں

انہیں پر آج بھی حسنِ صداقت ناز کرتا ہے
نشانِ منزلِ صدق و صفا صدیقِ اکبر ہیں

کرے انکار بد مذہب ہی ان کی افضلیت کا
مگر ہم اہلِ سنت کی وفا صدیقِ اکبر ہیں

شرف حاصل ہے ان کو جو کہاں دنیا کو مل پائے
کہ رفعتؔ یارِ غارِ مصطفیٰ صدیقِ اکبر ہیں

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یقیناً ہر گھڑی شام و سحر فاروقِ اعظم کا
ہوا کرتا ہے چرچا سر بسر فاروقِ اعظم کا

مسلمانی کا دعویٰ مسترد ہے سن لو اے لوگو
نہیں ہے پیار سینے میں اگر فاروقِ اعظم کا

فتح یابی نے چوما ہے قدم بڑھ کر عقیدت سے
ہُوا ہے رخ جہاں، جب بھی، جدھر فاروقِ اعظم کا

مسرّت میں ہیں عشاقِ صحابہ ہر گھڑی لیکن
عدو پھرتا ہے اب بھی دربدر فاروقِ اعظم کا

مثالی منصف و عادل جلالی رعب کے مالک
رہا ہے بادشاہوں کو بھی ڈر فاروقِ اعظم کا

خدا کو مصطفیٰ کو خوش جو کرنا ہے تو آجاؤ
"مؤدب ذکر کرتے ہیں عمر فاروقِ اعظم کا"

خدا کے فضل سے رفعتؔ طفیل مصطفائی سے
ہے اعلیٰ مرتبہ المختصر فاروقِ اعظم کا

خلیفۂ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر طرف ہے آپ کا فیضان عثمانِ غنی
ہم مسلمانوں پہ ہے احسان عثمانِ غنی

جسم اپنا اور اپنی جان عثمانِ غنی
دینِ حق پہ کردیا قربان عثمانِ غنی

یہ محض فضلِ خداوندی ہے ہم پر بالیقیں
لکھ رہے ہیں آپ کی ہم شان عثمانِ غنی

روح ہیں صدیقِ اکبر دل عمر فاروق ہیں
جسم ہیں مولیٰ علی تو جان عثمانِ غنی

آپ پر بلوائیوں کے ظلم کو سن کر شہا
تر ہیں اشکوں سے سبھی چشمان عثمان غنی

پیروکارِ مذہب اسلام کی ہیں جان آپ
دردِ دل کا آپ ہیں درمان عثمانِ غنی

آپ دامادِ پیمبر ، پیکر و نازِ حیا
آپ ہی ہیں جامع القرآن عثمانِ غنی

عقلِ رفعتؔ علمِ رفعتؔ کیا احاطہ کر سکے
ذاتِ اقدس آپ کی ذیشان عثمانِ غنی

خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مظہرِ ربُّ العُلیٰ ہیں حضرتِ مولیٰ علی
پرتوے خیرالوریٰ ہیں حضرتِ مولیٰ علی

رنج و غم سے ڈر ہو کیسا مشکلوں سے خوف کیا
جب مِرے مشکل کشا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

جن کی نسبت کامرانی کی سند ہے مومنو
نازشِ اہل وفا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

"یا علی" کا زور سے نعرہ لگاتے جائیے
بے کسوں کے آسرا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

فاتحِ خیبر ہیں مولیٰ بابِ شہرِ علم بھی
مقتدی ہیں مقتدا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

بسترِ سرکار پر ہجرت کی شب ہیں سو گئے
جاں نثارِ مصطفیٰ ہیں حضرتِ مولیٰ علی

آپ کے اخلاقِ عالی سربلند و سرفراز
صاحبِ حسن و ادا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

آؤ اب "نادِ علی" کا ورد کر کے بول دو
ہاں مِرے حاجت روا ہیں حضرتِ مولیٰ علی

لوٹ آیا آفتابِ شام جن کے واسطے
ذی وفا ذی مرتبہ ہیں حضرتِ مولیٰ علی

ہاتھ خالی کوئی رفعتؔ آج تک لوٹا نہیں
"مصدرِ جود و سخا ہیں حضرتِ مولیٰ علی"

تمیز تھوڑی ہے؟

عزیز نام ہے سچ مچ عزیز تھوڑی ہے
عیاں بیاں ہے یہ کہنے کی چیز تھوڑی ہے

نبی کا نام بھی لیتا کس طرح نجدی
یہ بدتمیز ہیں ان کو تمیز تھوڑی ہے

دنیا کو پھر تمھاری ضرورت ہے یا حسین
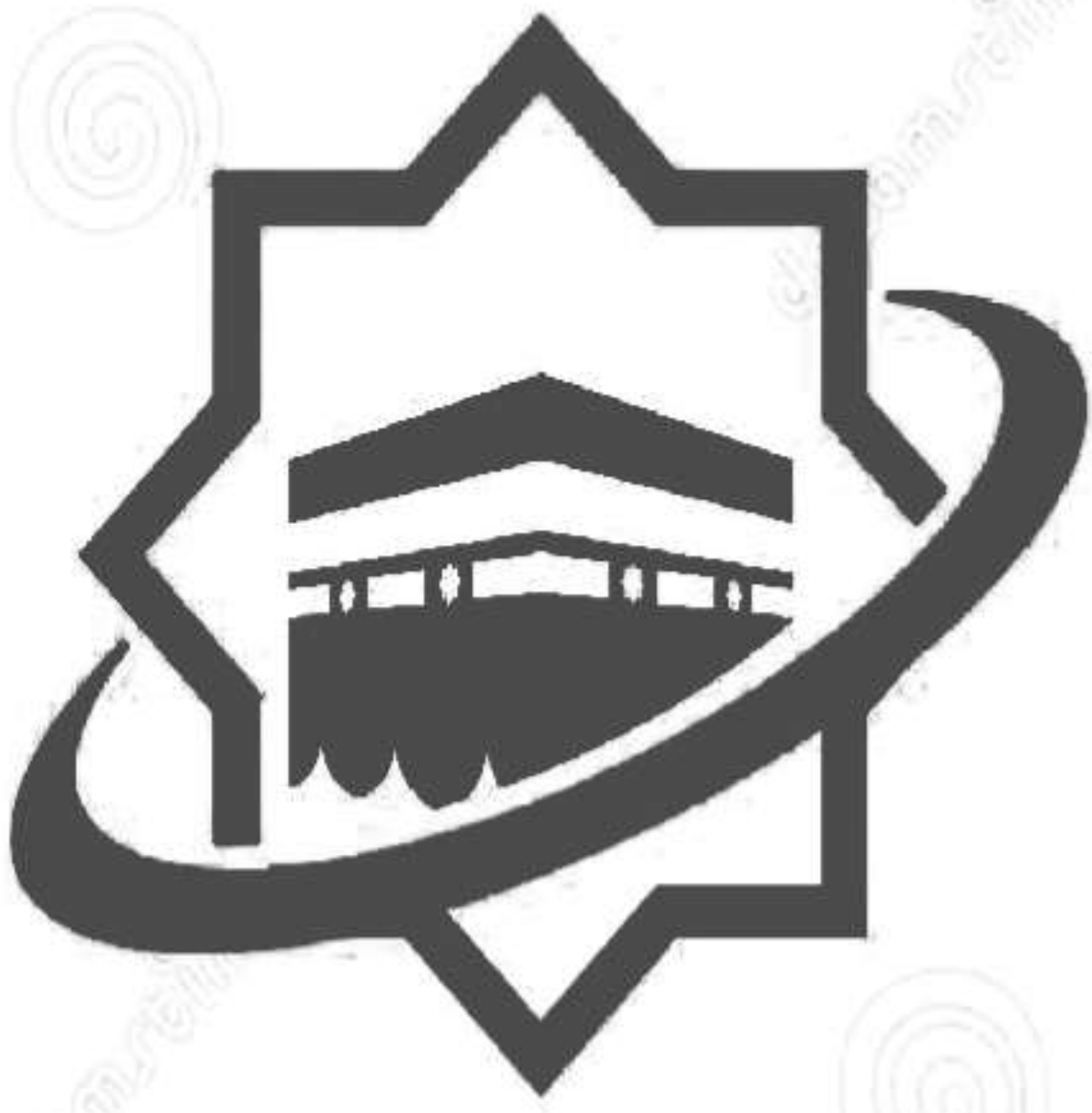
بے مثل تیرا ذوقِ عبادت ہے یا حسین
نیزے پہ سر ہے لب پہ تلاوت ہے یا حسین

قرآن میں ہے جن کی مودت کا تذکرہ
آقا سے وہ تمھاری قرابت ہے یا حسین

آئے تھے ہاتھ لینے وہ سر لے کے چل دیئے
یہ بھی یزیدیوں کی حماقت ہے یا حسین

جاوید زندگی ہے کہ تیری حیات پر
قرآن کی مقدس شہادت ہے یا حسین

ظالم یزیدیوں کا نشاں تک نہیں رہا
ہر دل پہ بس تمھاری حکومت ہے یا حسین

پھر اہلِ اقتدار میں آئی یزیدیت
"دنیا کو پھر تمھاری ضرورت ہے یا حسین"

چھپ چھپ کے کر رہی ہے حمایت یزید کی
دنیا میں اب بھی ایسی جماعت ہے یا حسین

پانی تو بس بہتَّر مسافر پہ بند ہے
ظلم و ستم ہے کیسی جہالت ہے یا حسین

اب تو اسی بہانے سے آؤ ہمارے گھر
گھر میں ہمارے ذکرِ شہادت ہے یا حسین

اپنے قدم کی رفعت عطا کردو اب مجھے
رفعتؔ برائے نام ہی رفعتؔ ہے یا حسین

اگر حسینی ہو

چراغِ عشق جلاؤ ـــــــ اگر حسینی ہو
خودی کو راہ پہ لاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

سبق ملا ہے ہمیں کربلا کی دھرتی سے
کسی پہ ظلم نہ ڈھاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

یزیدیوں نے بجایا ہے ڈھول کوفہ میں
کبھی نہ ڈھول بجاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

کبھی بھی آنچ نہ آنے دو دینِ سروَر پر
حسینیوں کو بتاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

لُٹا کے جان کو اپنی ، کٹا کے سر اپنا
نظامِ حق کو بچاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

غریب و مفلس و نادار کی طرف یارو!
مدد کے ہاتھ بڑھاؤ ـــــ اگر حسینی ہو

وہ جل رہے ہیں جو ذکرِ حسین سے اسکو
جلاؤ اور جلاؤ ـــــ اگر حسینی ہو
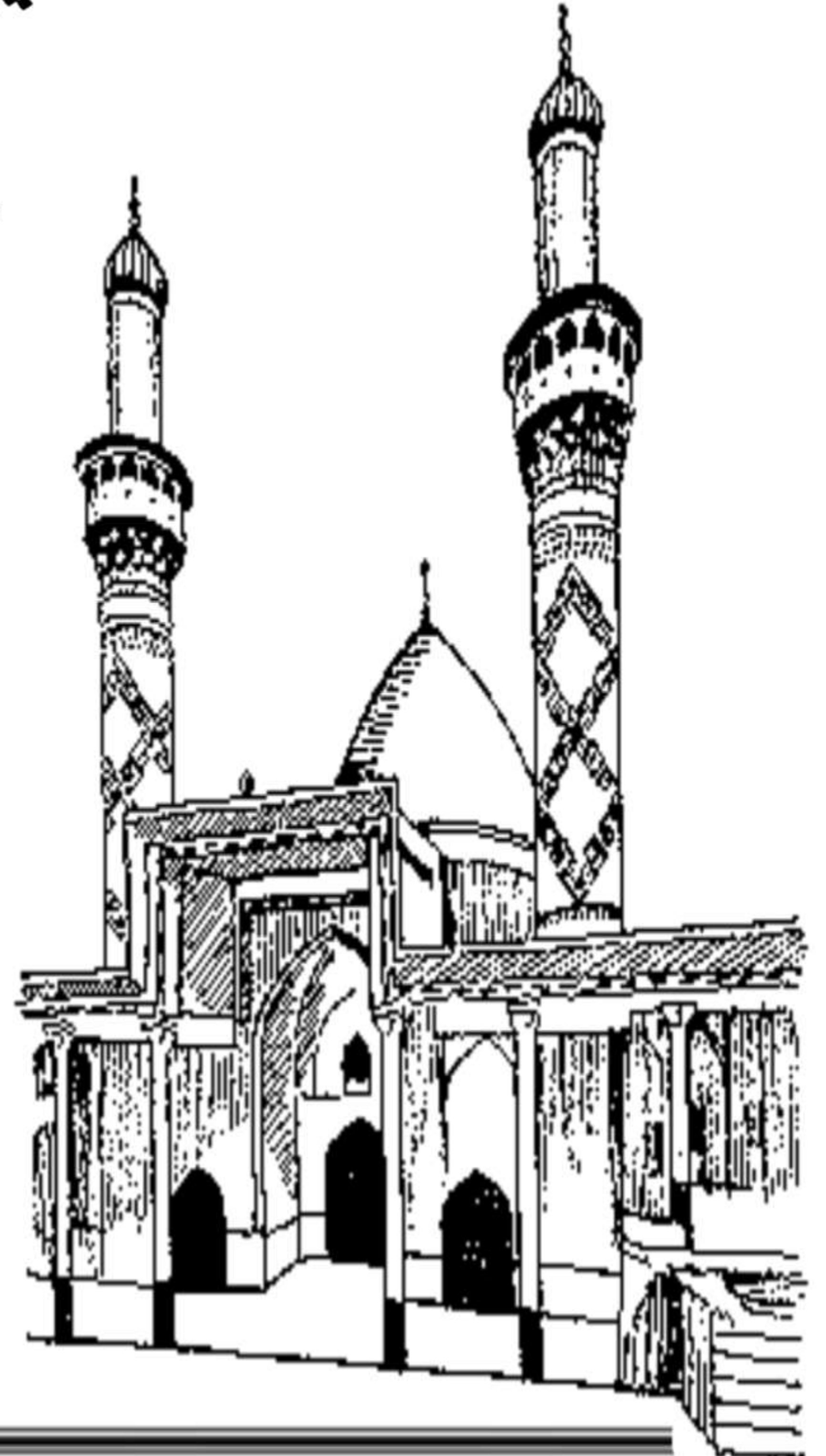
بجائے ڈھول تماشوں کے دین داری میں
یہ جوش، آپ دکھاؤ ـــــــ اگر حسینی ہو

جو کارِ خیر ہیں کرتے رہو عقیدت سے
مگر یہ غم نہ مناؤ ـــــــ اگر حسینی ہو

حسینِ پاک کی لکھ کر کے منقبت رفعتؔ
ہمیں بھی آج سناؤ ـــــــ اگر حسینی ہو

مرگِ یزید

یہ واقعہ تو اصل میں ماضیِ بعید ہے
لیکن یہ لگ رہا ہے کہ بالکل جدید ہے

المختصر کہ دنیا یہ کہتی ہے دوستو!
قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
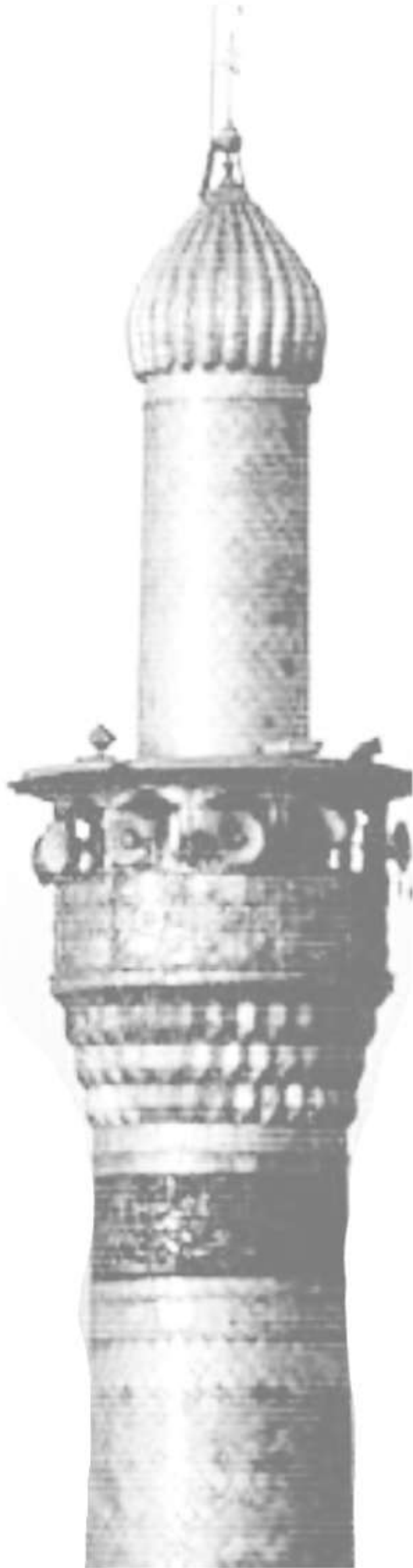
جہاں بھی جلسہ حسین کا ہوگا

تخیلات میں جلوہ حسین کا ہوگا
فضائے نور میں چرچا حسین کا ہوگا

تصوُّرات کے لمحے دراز ہوتے ہی
مِری نگاہ میں روضہ حسین کا ہوگا

درِ رسول خدا سے جسے بھی اے لوگو
ملے گا جو بھی وہ صدقہ حسین کا ہوگا

بڑے ہی ذوق سے بیٹھے ملیں گے دیوانے
جہاں بھی دیکھنا جلسہ حسین کا ہوگا

یزید ہے نہ یزیدی کا نام ہے لیکن
جدھر بھی جاؤ علاقہ حسین کا ہوگا

بہشتِ پاک اسی کے لئے ہے اے رفعتؔ
وہ خوش نصیب جو شیدا حسین کا ہوگا

سرکار غوث پاک علیہ الرحمہ

کل اولیاء کے آپ ہیں سالار غوثِ پاک
زیرِ نظر ہے آپ کے سنسار غوثِ پاک

مشکل میں اب حیات ہے یا غوث المدد
کشتی ہے میں ہوں اور ہے منجدھار غوثِ پاک

محشر کی تیز دھوپ میں رکھنا مِرا خیال
ملتے نہیں نجات کے آثار غوثِ پاک

اے میرے غم گسار میں خفتہ نصیب ہوں
کر دو میرے نصیب کو بیدار غوثِ پاک

وہ رب کے اختیار کا منکر ہے بالیقیں
جس کو ہے تیری شان سے انکار غوثِ پاک

غم کی ہے کیا بساط کہاں پھر رہے گا وہ
"چشمِ کرم کریں گے جو سرکار غوثِ پاک

جس میں خدا کا خوف و شرمِ نبی نہیں
بیشک ہیں اس غلام سے بے زار غوثِ پاک

اچھے برے جو حال ہمارے ہیں آج کل
کس کریں گے آہ یہ اظہار غوثِ پاک

اپنی نوازشات ادھر بھی کریں شہا
ہونے لگی حیات ہے دشوار غوثِ پاک

جائیں جو زائرین تو ہمراہ مجھ کو بھی
بلوالیں در پہ کاش اسی بار غوثِ پاک

رفعتؔ بصد خلوص یہی عرض گو ہے اب
کرلیجئے قبول یہ اشعار غوثِ پاک
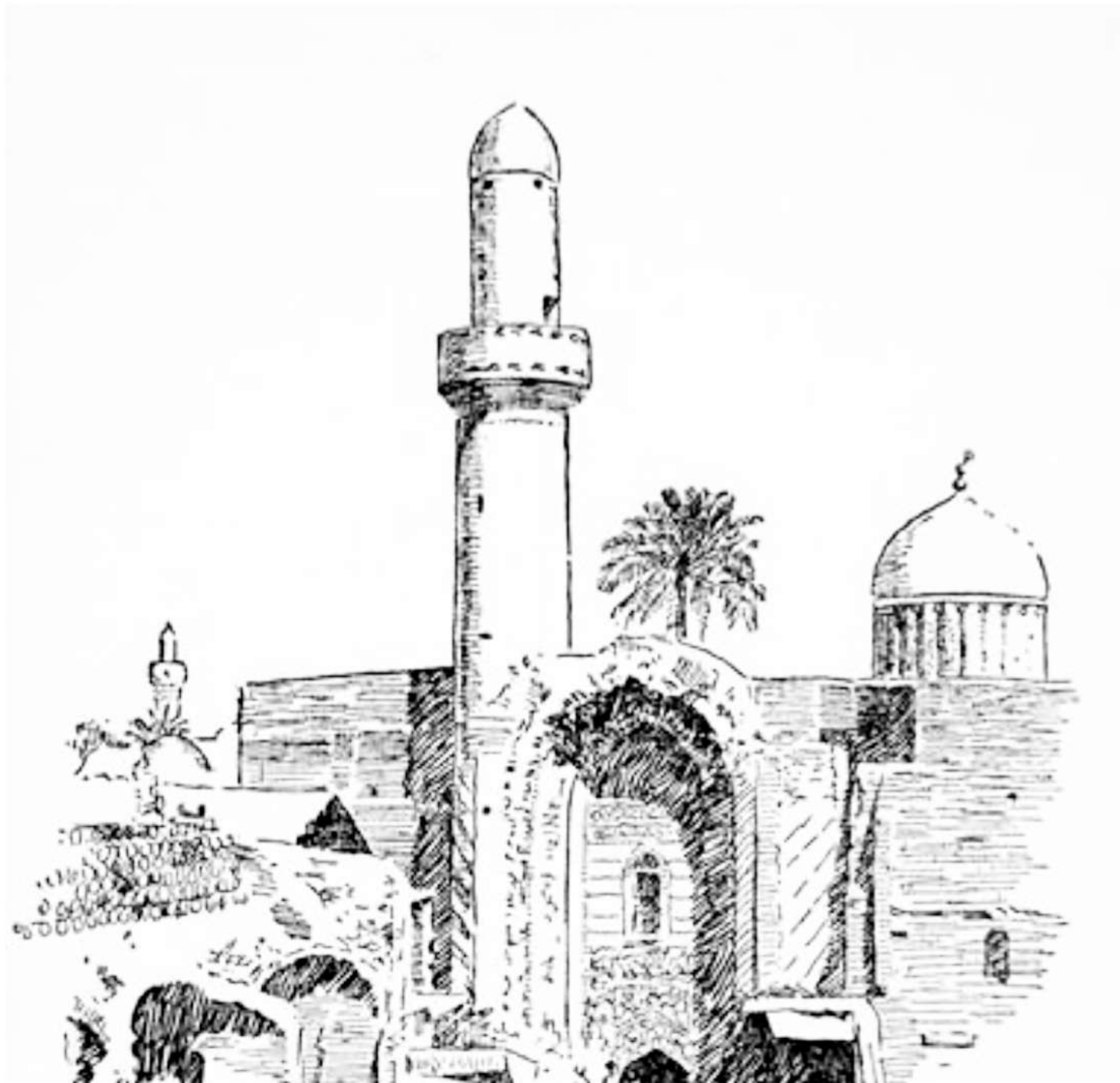
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کروں وصف تیرا بیاں غوثِ اعظم
یہ اوقات میری کہاں غوثِ اعظم

ملائک شب و روز آئے نہ کیونکر
تِرا در ہے جنت نشاں غوثِ اعظم

کہاں تیرے اعلیٰ مقام و مراتب
کہاں میرے ناقص گماں غوثِ اعظم

چھڑا بزمِ الفت میں پھر ذکر تیرا
ہُوا پُر کشش پھر سماں غوثِ اعظم

نگاہِ زمانہ ہیں مرکوز تم پر
کہ ہو مونسِ انس جاں غوثِ اعظم

شہا منحصر ہے تِرے فیض پر ہی
میرے سارے سود و زیاں غوثِ اعظم

مدد المدد مجھ پہ اب آ گِرا ہے
مصیبت کا کوہ گراں غوثِ اعظم

قدم رکھ دو آقا جہاں آپ چاہو
"یہ دل یہ جگر ہے یہ جاں غوثِ اعظم"

نظر آ رہے ہیں فدائین تیرے
جہاں دیکھتا ہوں وہاں غوثِ اعظم

گیا ہے وہ ہنستا ہوا تیرے در سے
جو آیا ہے نالہ کناں غوثِ اعظم

عطا اذن کر دو کہ رفعتؔ بھی آئے
مؤدب ترے آستاں غوثِ اعظم

زیست کا انتظام ہے شادی
روشنی کا پیام ہے شادی

حکم مِن سُنَّتِی سے ظاہر ہے
راہِ خیر الانام ہے شادی

میرے غوث اعظم کا

چاروں سمت شہرہ ہے میرے غوثِ اعظم کا
جس کو دیکھو شیدا ہے میرے غوثِ اعظم کا

اعتراف کی سب نے دوجہاں میں خود رب نے
مرتبہ بڑھایا ہے میرے غوثِ اعظم کا

سچ یہ کہہ رہے ہیں تمہیں ذکر ہم کریں نہ کریں
"دو جہاں میں چرچہ ہے میرے غوثِ اعظم کا"

جانتے ہیں یہ اکثر اولیاء کی گردن پر
بولو کس کا تلوہ ہے میرے غوثِ اعظم کا

دیو بندی مطلوبہ کھاؤ زاغِ معروفہ
میرے لئے مرغا ہے میرے غوثِ اعظم کا

آنکھ سے لگایا ہے دل میں بھی بسایا ہے
دلنشین روضہ ہے میرے غوثِ اعظم کا

جانتے ہیں ہر مؤمن دل تو سب کے ہیں لیکن
ان پہ کس کا قبضہ ہے میرے غوثِ اعظم کا

قُم بِاِذنِی کہہ کر جو زندہ کردے مُردوں کو
کام ایسا کس کا ہے میرے غوثِ اعظم کا

زائریں سے کہہ دیجے بادب بھی کر لیجے
شہر آنے والا ہے میرے غوثِ اعظم کا

خوب لطف پایا ہے ان کے زیرِ سایہ ہے
جو بھی نام لیوا ہے میرے غوثِ اعظم کا

غوثِ پاک کی عظمت میں نے جو لکھا رفعتؔ
بایقیں یہ صدقہ ہے میرے غوثِ اعظم کا

شادی اور زنا

جو پیار دے رہے ہیں انہیں پیار دیجئے
اپنی وفا کی لیکن قیمت نہ لیجئے

سستی لگے زنا کی برائی کسی کو بھی
شادی کو آپ اتنی مہگی نہ کیجئے

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

عطا سے آپ کی دیکھیں گے ہم غریب نواز
دیار آپ کا رشکِ ارم غریب نواز

کھڑا ہوں بن کے سراپا طلب شہا میں بھی
ادھر بھی کیجئے چشمِ کرم غریب نواز

نصیب جاگ اٹھا ہے چمک اٹھی قسمت
رکھا جو ہند میں اپنا قدم غریب نواز

جسے ہے آپ سے نسبت ملی اسے ہرگز
نہیں ہے خواہشِ جاہ و حشم غریب نواز

مجھے بھی اب تو بلا لیجئے شہا اک دن
کہ ملتجی ہے مِری چشمِ نم غریب نواز

نگاہِ وقت نے دیکھا ہے آپ کے در پر
بڑے بڑوں نے کئے سر کو خم غریب نواز

مجاورین جو اجمیر میں ہیں یا خواجہ
بنے ہیں بندۂ دام و درم غریب نواز

عدوئے مسلکِ احمد رضا جو ہیں قابض
لعین کرنے لگے ہیں ادھم غریب نواز

طلب ہے شوق ہے "ذوقِ سخن" ہے رفعتؔ کو
عطا اسے بھی ہو زورِ قلم غریب نواز

ماحول پر بہار ہے اجمیر کے لئے
سب کچھ مِرا نثار ہے اجمیر کے لئے

آتا ہے دیکھو اذن مِرا کس بہار میں
کوشش تو بار بار ہے اجمیر کے لیے

ہو گا ضرور غیب سے جانے کا انتظام
جس پہ بھی دھن سوار ہے اجمیر کے لیے

غربت، میں زائرین پہ ظاہر نہ کر سکا
مخفی جو دل میں پیار ہے اجمیر کے لئے

قرضہ سے اس کو آپ سبکدوش کیجئے
جس نے لیا ادھار ہے اجمیر کے لیے

مجھ کو بھی ایک روز بلا لیجئے شہا
"دل میرا بے قرار ہے اجمیر کے لیے"

کرنا ادب سے عرض یہ سلطانِ ہند سے
رفعتؔ بھی دل فگار ہے اجمیر کے لئے

مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
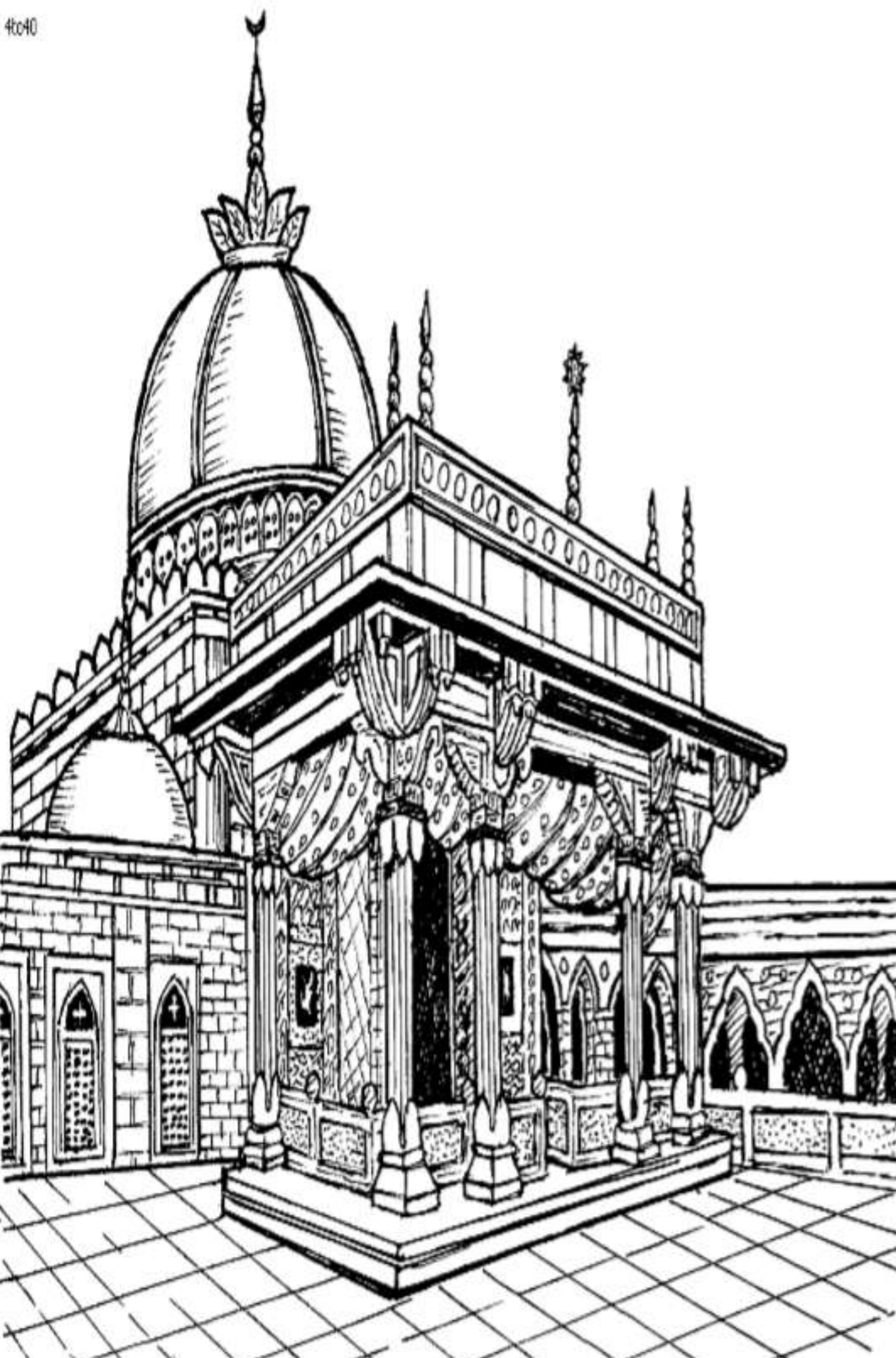
وفا میں آپ نے کچھ یوں کیا مخدومِ سمنانی
زمانہ آپ کا بس ہو گیا مخدومِ سمنانی

جہاں ملتی ہے دنیا کو پریشانی سے چھٹکارا
وہی ہے آستانہ آپ کا مخدوم سمنانی

شریعت کا کہوں عامل طریقت میں کہوں کامل
جنہیں وہ آپ ہی ہو سروَرا مخدومِ سمنانی

یقیں جن کو نہیں ہے اولیاء کے فیض پر ان کو
کچھوچھہ کا بتاتا ہوں پتہ مخدومِ سمنانی

سراپا طالبِ لطف و کرم ہم بن کے آئے ہیں
ادھر بھی کیجئے چشم عطا مخدومِ سمنانی

ملی ہے آج جو شہرت کچھوچھہ کو زمانے میں
تِرے قدموں کا ہے صدقہ شہا مخدومِ سمنانی

مقدر ہو گیا رشکِ قمر رشکِ جہاں اس کا
ہوا ہے آپ پر جو بھی فدا مخدومِ سمنانی

زہے قسمت کہ ہو اس کو اجابت کا شرف حاصل
تِری مدحت جو رفعتؔ نے کیا مخدومِ سمنانی

پیکرِ علم و وفا احمد رضا
مصدرِ جود و سخا احمد رضا

جس طرف بھی دیکھتے ہیں ہم شہا
ہے علاقہ آپ کا احمد رضا

ہم بڑے خوش بخت ہیں بیشک ہمیں
آپ کا دامن ملا احمد رضا

وہ خدا کا ، مصطفی کا ہو گیا
آپ کا جو ہو گیا احمد رضا

آپ ہی ہیں نازشِ شعر و سخن
" واصفِ خیر الوریٰ احمد رضا

قاسمِ نعمت کا صدقہ ہے کہ ہے
بے کسوں کا حوصلہ احمد رضا

جو لکھے جتنا لکھے رفعتؔ مگر
آپ ہیں اس سے ورا احمد رضا

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت
امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

بسایا جس نے ہے دل میں محبت اعلیٰ حضرت کی
ملے گی حشر میں اس کو رفاقت اعلیٰ حضرت کی

وہ جن کا مسلکِ اہلِ سنن مرہونِ منت ہے
"مبارک اہلِ سنت کو ولادت اعلیٰ حضرت کی"

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی روشن حسیں تفسیر
جسے ہو دیکھنا دیکھے وہ شدّت اعلیٰ حضرت کی

گزاری زندگی " احقاقِ حق ابطالِ باطل" میں
بھُلا پائے گی دنیا کیسے خدمت اعلیٰ حضرت کی

وہابی ، دیوبندی ، قادیانی سے مسلماں کا
جو ہے محفوظ ایماں وہ ہے محنت اعلیٰ حضرت کی

تنِ تنہا حریفوں کو پلا کر رکھ دیا پانی
مثالی ہے زمانے بھر میں ہمت اعلیٰ حضرت کی

لکھوں کیا شان اے رفعتؔ کہ ہیں ذیشان وہ رفعتؔ
خدا کے فضل سے بے مثل رفعت اعلیٰ حضرت کی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت
امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

بحرِ علوم و حکمت سرکارِ اعلیٰ حضرت
میخارِ جامِ وحدت سرکارِ اعلیٰ حضرت

پہچانِ اہلِ سنت سرکارِ اعلیٰ حضرت
تحریر جن کی حجت سرکارِ اعلیٰ حضرت

اللہ رے وہ عظمت اغیار کو بھی دیکھو
ہے اعترافِ عظمت سرکارِ اعلیٰ حضرت

دے کر ہمیں یہ کنزالایمان در حقیقت
دے دی عظیم دولت سرکارِ اعلیٰ حضرت

تفسیر ہو فقہ ہو یا شاعری، تصوف
ہر فن کی ہیں ضرورت سرکارِ اعلیٰ حضرت

وہ ذات آپ کی ہے وہ مرتبہ ہے جس پر
نازاں ہیں ملک و ملت سرکارِ اعلیٰ حضرت

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
کہتی ہے ساری خلقت سرکارِ اعلیٰ حضرت

اہلِ قلم کا حلقہ کہتا ہے برملا یہ
اعلیٰ ہے تیری عظمت سرکارِ اعلیٰ حضرت

چشمِ جہان تم پر مرکوز ہوں نہ کیونکر
تم ہو نشانِ قدرت سرکارِ اعلیٰ حضرت

عشاقِ مصطفی پہ از حد رہے مہرباں
گستاخ پہ ہے شدّت سرکارِ اعلیٰ حضرت

ہے آرزو یہ دل کی رفعتؔ پسند کرلیں
میری لکھی یہ مدحت سرکارِ اعلیٰ حضرت

ہر چیز یوں تو اہلِ عظمت ہے دوستو!
اپنی الگ ہی سب کی قیمت ہے دوستو !

کرنا ہے کیجئے پر اتنا رہے خیال
شادی مِرے رسول کی سنت ہے دوستو!

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ

فنائے عشقِ پیمبر ہیں مفتیٔ اعظم
بڑے حسین ہیں سُندر ہیں مفتیٔ اعظم

سُلوک ہو کہ تواضع کہ مسندِ افتاء
سبھوں کے آپ ہی محور ہیں مفتیٔ اعظم

جنیدِ وقت بھی ہیں مرشدِ زمانہ بھی
فیوض آپ کے گھر گھر ہیں مفتیٔ اعظم

گلِ وفا جو کھلایا تھا آپ نے اس سے
فضائیں اب بھی معطر ہیں مفتیٔ اعظم

مثالِ زہد و عبادت کہاں ملے ان کی
سنو وہ مردِ قلندر ہیں مفتیٔ اعظم

حضور آپ کے اعلیٰ تبار سے ہی تو
جہانِ علم منور ہیں مفتیٔ اعظم

نہیں ہے مکرِ شیاطین سے کوئی خدشہ
ہمیں ہے فخر کہ رہبر ہیں مفتیٔ اعظم

عدوے دین لرزتے ہیں آج بھی جن سے
رضا کی جان ہیں دلبر ہیں مفتیِ اعظم

رشید و قاسم و اشرف تو بد ہیں بدمذہب
مگر یہ جان لو بہتر ہیں مفتیِ اعظم

رسولِ پاک کا ہمسر ہو غیر ممکن ہے
کہیں نہ آپ کے ہمسر ہیں مفتیِ اعظم

جنابِ شافعِ محشر کے فیض سے رفعتؔ
ہمارے حامیِ محشر ہیں مفتیِ اعظم

جلوہ گر ہیں حافظِ ملتؒ مبارکپور میں

ہو رہی ہے بارشِ رحمت مبارکپور میں
ہر طرف ہے رونق و نکہت مبارکپور میں

وہ معزز، معتبر ہیں معتمد ہیں ہر جگہ
جس نے پائی علم کی دولت مبارکپور میں

حافظِ ملَّت کے پائے ناز کے فیضان سے
غیرِ شہرت کو ملی شہرت مبارکپور میں

تھم نہ جائے سانس اس کی دیکھ کر جمِّ غفیر
بول دو نجدی سے جائے مت مبارکپور میں

ساری دنیا مجتمع ہونے لگی ہے اس لئے
"جلوہ گر ہیں حافظِ ملَّت مبارکپور میں"

بخت والے حاضرِ دربار ہیں میں رہ گیا
کاش ہو جاتی مری شرکت مبارکپور میں

آرزو ہے حافظِ ملَّت کے روضہ کے قریب
حرفِ مدحت خود پڑھے رفعتؔ مبارکپور میں

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا

زمانے بھر میں یوں شُہرہ ہوا تاج الشریعہ کا
کہ شیدا ہے ہر اک چھوٹا بڑا تاج الشریعہ کا

سنو! چھانے لگی ہے ظلمتیں بدمذہبیت کی
چراغِ عشق اب ہر سو جلا تاج الشریعہ کا

ادب سے پیش آتے ہیں امیرِ شہر بھی مجھ سے
مِری گردن میں ہے پٹہ پڑا تاج الشریعہ کا

سدا اپنا بگاڑا ہے وہ اپنا ہی بگاڑے گا
بگڑ پائے گا اس سے کیَا بھَلا تاج الشریعہ کا

کسے انکار ہو سکتا ہے رفعتؔ اس حقیقت سے
ہمیشہ سکّہء عظمت چلا تاج الشریعہ کا

حضور صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
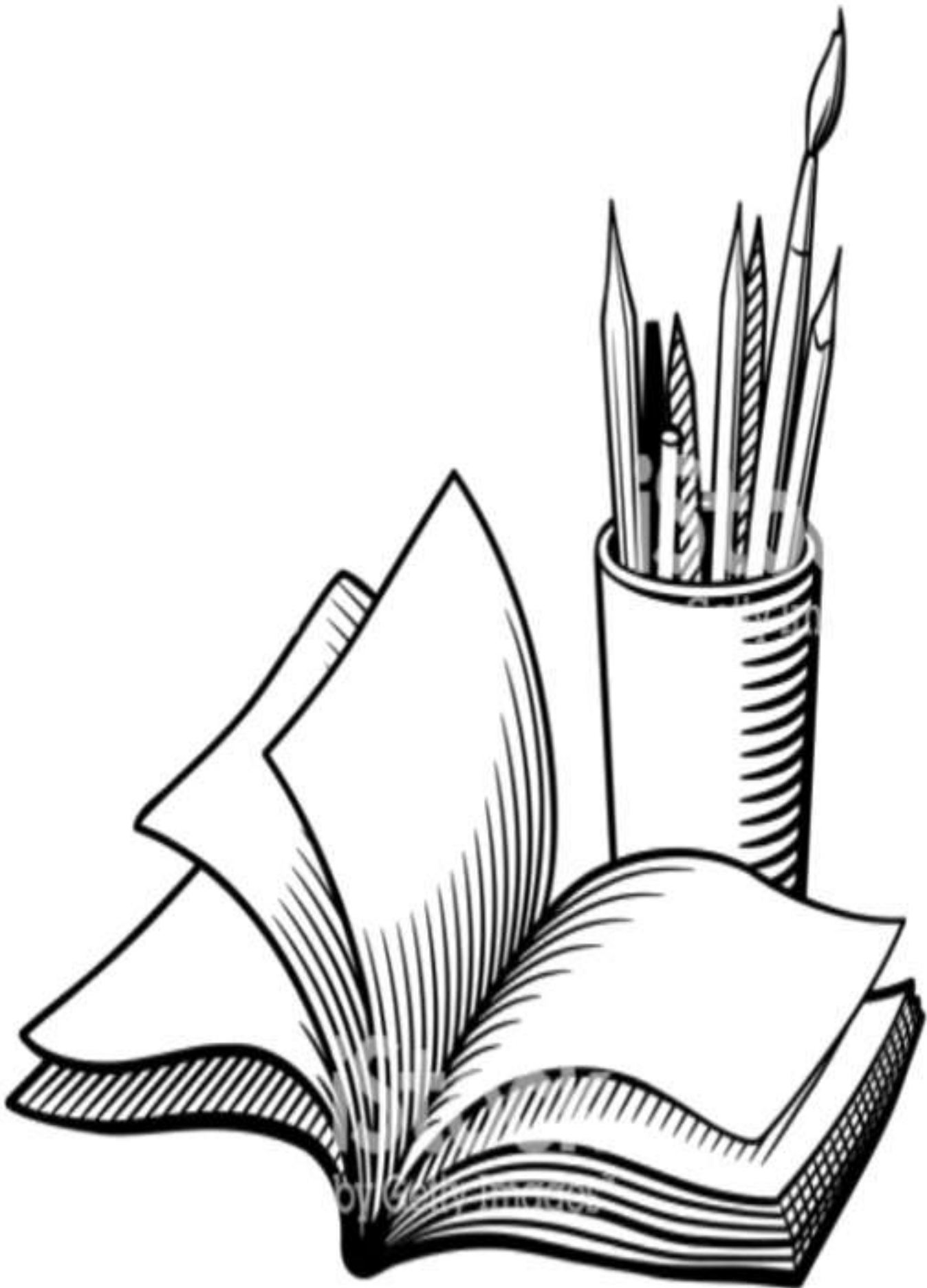
خدا نے مرتبہ اونچا کیا صدرالافاضل کا
زمانہ دیکھو دیوانہ ہُوا صدرالافاضل کا

مفسر بھی محدث بھی مدبر بھی مفکر بھی
ہراک شعبے میں اعلیٰ مرتبہ صدرالافاضل کا

نمایاں آپ کی خدمات پر اے ہم نشیں سن لو
لقب خود اعلیٰ حضرت نے دیا صدرالافاضل کا

کتابیں آپ کی شانِ سخن شانِ ادب ساری
ہے جن سے فیض جاری باخدا صدرالافاضل کا

عدوئے دین کے چھکے چھُڑایا بارہا ایسا
کہ اب بھی خوف اُن میں ہے بڑا صدرالافاضل کا

چلو پڑھتے ہیں رفعتؔ منقبت ہم باادب ہو کر
سرِ محفل چھڑا ہے تذکرہ صدرالافاضل کا

ذکر جب محفل میں اپنی چھڑ گیا ماں باپ کا
آیئے کرتے ہیں ہم بھی تذکرہ ماں باپ کا

مشکلوں کے ابر سارے چَھٹ گئے سر سے مِرے
اٹھ گیا ہے جب کبھی دستِ دعا ماں باپ کا

یہ دعا کرتے رہے میں کامراں ہوتا رہا
بولئے کیسے کروں میں شکریہ ماں باپ کا

یاد رکھئے خواہ جتنی بھی کریں خدمات ہم
کر سکیں گے نہ کبھی بھی حق ادا ماں باپ کا

کس لئے چھوڑا ہے بوڑھی ماں کو بوڑے باپ کو
کون ہے تیرے سوا اب دوسرا ماں باپ کا

وہ کسی کا باوفا ہو کب یہ ممکن ہے بھلا ؟
سوچئے جو باوفا نہ ہو سکا ماں باپ کا

زندگی کی راہ میں گر روشنی کی ہے تلاش
بھول سے بھی یاد رکھ دل نہ جلا ماں باپ کا

ماں کے زیرِ پا ہے جنت باپ ہے جنت کا در
مرتبہ اب کیا بتاؤں میں بھلا ماں باپ کا

یہ اگر راضی ہوئے تو ہو گیا راضی خدا
وہ خدا کا ہو گیا جو ہو گیا ماں باپ کا

ذکر کر کے جا بجا اپنے کلامِ پاک میں
"کر دیا اونچا خدا نے مرتبہ ماں باپ کا"

حادثوں کا خوف مجھ کو کس لئے ہو دوستو
جی رہا ہوں جب میں بن کر باوفا ماں باپ کا

با ادب با چشمِ تر ہے قلبِ رفعتؔ ملتمس
سب پہ ہو تا دیر سایہ یا خدا ماں باپ کا
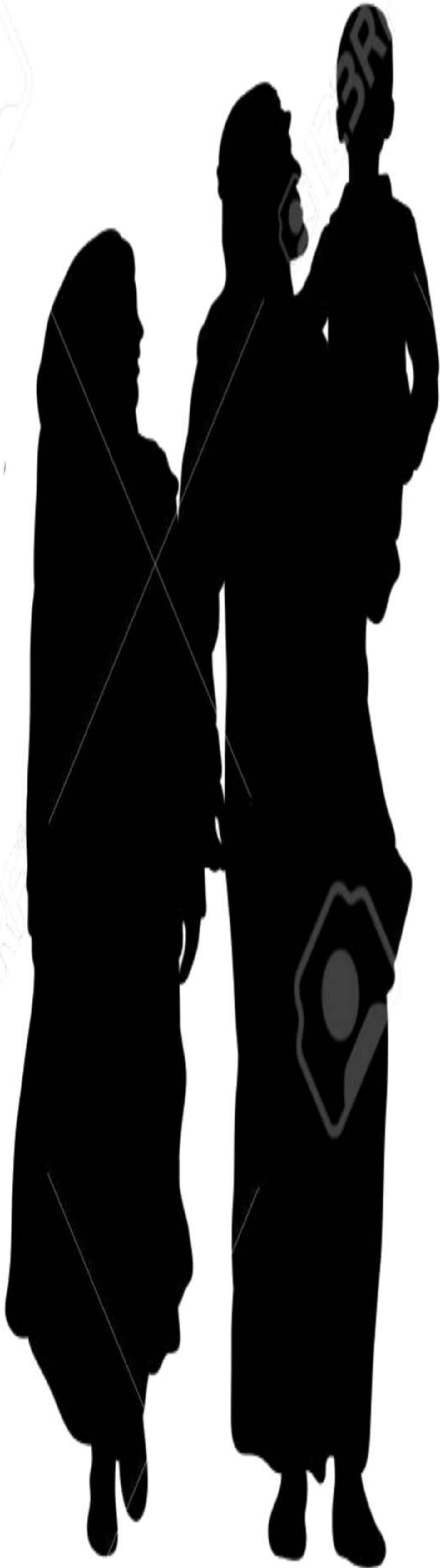
حرفِ دعا

الٰہی ہم گنہ گاروں کی پوری التجا کردے
ہماری مشکلیں آساں طفیلِ مصطفیٰ کردے

تجھے بیمار زین العابدیں کا واسطہ یارب
مریضوں کو شفا یابی صحت یابی عطا کردے

ترقی دے مسلمانوں کے کاروبار میں یارب
گھروں میں خیر و برکت کا الٰہی سلسلہ کردے

بچا غیبت سے چغلی سے کسی کی عیب جوئی ہے
ہمیں جملہ برائی سے بچا کر پارسا کردے

کسی کے کام میں کوئی رکاوٹ آگئی ہو تو
اسے اپنے کرم سے تو رفع کردے ہوا کردے

دعا میں یاد رکھنا یہ کہا ہے جس نے بھی ہم سے
الٰہی ان سبھوں کی اب تو پوری مدعا کردے

بنا دے بے نمازی کو نمازی دائمی یارب
نمازی ہیں جو پنج وقتہ انہیں تو بے ریا کردے

اسے بھی بخش دینا یا خدا محبوب کے صدقے
کبھی جانے یا انجانے میں جب رفعتؔ خطا کردے

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

آپ کی دعاؤں کا طالب

ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ